Chapter 81

سورۃ التّکویر

Converting the light emitting body into turban-like lightless entity

آیات 29

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ۪ۙ﴿۱﴾

1-(بہر حال، اے نوعِ انساں یاد رکھو کہ وہ وقت طاری ہوگا) جب سورج کو پگڑی کی طرح لپیٹ کر روشنی سے محروم کر دیا جائے گا۔

وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ۪ۙ﴿۲﴾

2-اور جب تارے اپنے مداروں سے نکل کر تیزی سے گرنے لگیں گے اور تاریک ہونے والے تاریک ہو جائیں گے۔

(نـــوٹ: انکدرت کا مادہ ک۔د۔ر ہے۔اس کے بنیادی مطالب ہیں: منتشر ہونا۔تیزی سے نیچے کی طرف جھپٹنا اور تاریک ہونا یا گدلا ہو جانا وغیرہ۔سیاق وسباق کے مطابق آیت کا یہی مطلب لیا گیا ہے)۔

وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ۪ۙ﴿۳﴾

3-اور جب پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا کر حرکت میں لے آیا جائے گا۔

وَ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۪ۙ﴿۴﴾

4-اور جب (قیمتی سے قیمتی اشیاء جیسے اونٹوں والوں کے لئے) دس ماہ کی حاملہ اونٹیاں ہوتی ہیں سب بیکار ہو کر رہ جائیں گی۔

وَ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۪ۙ﴿۵﴾

5-اور جب وحشی سے وحشی جانور تک اکٹھے کر دیے جائیں گے (یعنی اس وقت خوف کی یہ حالت ہوگی کہ جانور اکٹھے ہو جائیں گے)۔

وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۪ۙ﴿۶﴾

6-اور (یہ وہ وقت ہوگا) جب سمندر بھڑکا دیے جائیں گے۔

(نـــوٹ: سُجرت لفظ تسجیر سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے تنور کے اندر آگ بھڑکانا۔ یہ اللہ کا معجزہ ہے کہ اس نے آکسیجن اور

ہائیڈروجن کو ملا کر پانی جیسا مادہ بنایا جو آگ بجھانے والا ہے۔ حالانکہ ان گیسوں میں ایک آگ بھڑکانے والی ہے اور دوسری بھڑک اٹھنے والی۔ بظاہر یوں لگتا ہے کہ اس وقت ان کی پانی والی ترکیب بدل کر بھڑکنے والی کر دی جائے گی اور سمندر بھڑک اٹھیں گے۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے)۔

وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۪ۙ﴿۷﴾

7- اور جب نفسوں کو (یعنی انسانوں کو زندگی سے) جوڑ دیا جائے گا (تاکہ اعمال کا حساب لیا جائے)۔

وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ ۪ۙ﴿۸﴾

8- اور اُس وقت پوچھا جائے گا کہ لڑکیوں کو کیوں زندہ دفن کر دیا گیا تھا (یعنی انہیں ان کے حقوق سے انکار کر کے کیوں نہیں جینے دیا جاتا تھا)؟

بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۚ﴿۹﴾

9- (اور یہ بھی پوچھا جائے گا کہ) ان کا گناہ کیا تھا جو انہیں قتل کر دیا گیا۔

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۪ۙ﴿۱۰﴾

10- اور اس وقت (اعمال والے) اوراق کھول دیے جائیں گے (تاکہ ان اعمال کے نتائج کے مطابق فیصلے صادر کر دیے جائیں)۔

وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتۡ ۪ۙ﴿۱۱﴾

11- اور (تب یہ وہ وقت ہوگا) جب آسمان کی کھال اتار دی جائے گی (اور عالمِ بالا کے حقائق سامنے نظر آنے لگ جائیں گے)۔

وَاِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ ۪ۙ﴿۱۲﴾

12- اور اس وقت جہنم کی آگ کو تیز تر کر دیا جائے گا۔

وَاِذَا الۡجَنَّۃُ اُزۡلِفَتۡ ۪ۙ﴿۱۳﴾

13- اور اس وقت (ابدی مسرتوں سے لبریز) جنت کو بھی قریب تر کر دیا جائے گا۔

عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ﴿ؕ۱۴﴾

14- تب ہر شخص جان جائے گا جو کچھ اس نے لا کر پیش کر دیا ہوگا۔ (اور اسی سے اسے علم ہو جائے گا کہ اسے جانا کدھر کو ہے، جہنم کی طرف جانا ہے یا جنت میں داخل ہونا ہے)۔

فَلَآ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ﴿۱۵﴾

15-(اور اے نوعِ انسان ان باتوں کی یونہی آ گاہی نہیں دی جا رہی بلکہ آخر کار ہر شے فنا ہو جانے والی ہے اور اس حقیقت پر سارا نظامِ کائنات گواہی دے رہا ہے) اِسی لئے ہم نے اِس سچائی کو گواہ بنا رکھا ہے کہ (ہر شے) آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتی جا رہی ہے (یعنی اپنی فنا کی طرف جا رہی ہے)۔

الۡجَوَارِ الۡكُنَّسِ ﴿۱۶﴾

16-(اور) بلا روک ٹوک تیزی سے تیرنے والے (اجرامِ فلکی) جو اپنی چھپنے کی جگہ پر جا کر چھپ جاتے ہیں۔(یعنی ایک مقررہ مدت تک ہی ہر تارہ و سیارہ اپنی موجود شکل میں قائم دکھائی دیتا ہے اُس کے بعد وہ موجودہ شکل پر قائم نہیں رہ سکتا)۔

وَالَّيۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ﴿۱۷﴾

17-اور رات جو خاموشی سے آتی ہے اور خاموشی سے چلی جاتی ہے وہ بھی اس سچائی پر شاہد ہے۔

وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾

18-اور قسم ہے صبح کی جو سانس لینے والی ہے (یعنی صبح جو ہلچل اور دوڑ دھوپ کا پیغام لے کر نمودار ہوتی ہے) وہ بھی اس حقیقت پر شاہد ہے کہ (کائنات کے یہ سارے مظاہر گواہی دیتے ہیں کہ وہ نہایت باریکیوں پر مبنی درست ترین نظام کے ماتحت سرگرمِ عمل ہیں، جس کی خبر دینے والا وہی ہوسکتا ہے جس نے یہ نظام تخلیق کر رکھا ہے)۔

اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍۙ ﴿۱۹﴾

19-لہٰذا، تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے (اِنَّ) کہ جو یہ باتیں کہہ رہا ہے وہ ہمارا بھیجا ہوا اور نہایت عزت و احترام والا (رسولؐ ہے)۔

ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِى الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍۙ ﴿۲۰﴾

20-(اور یہ رسولؐ اُس اللہ) کے نزدیک جو لامحدود قوت والا ہے اور ساری کائنات پر حکمرانی رکھنے والا ہے (عرش)، بڑی قدر و منزلت رکھتا ہے۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍؕ ﴿۲۱﴾

21-(اس رسوؐل کا اللہ کے نزدیک تو یہ مقام ہے۔ اور دنیا میں وہ ہر ایک کے لئے) قابلِ اطاعت ہے کیونکہ وہ امانت میں خیانت نہیں کرتا۔ (اس لئے جو پیغام اسے دیا گیا ہے وہ نہ صرف اسے ویسے کا ویسا نوعِ انسان تک پہنچانے والا ہے

بلکہ اسے ویسی ہی عملی تشکیل دینے والا بھی ہے)۔

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾

22-لہٰذا (وہ لوگ جو اس رسولؐ کے ساتھی بننا چاہتے ہیں، وہ یہ تسلیم کرلیں کہ) تمہارا یہ رفیق دیوانہ نہیں ہے۔ (وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ مکمل طور پر اللہ کی طرف سے ناقابلِ انکار سچائیاں ہیں)۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿٢٣﴾

23-اور اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہ رکھنا کہ اس کو (یعنی رسولؐ کو آگاہی کے) اُس اُفق پر یعنی اُس بلند اور وسیع اور واضع وشفاف مقام پر پایا ہے (جہاں رسولؐ پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے، اس لئے یہ رسولؐ جو کچھ کہتا ہے وہ دیوانگی نہیں ہے 53/1-7، گویا وہ آنکھوں دیکھا حال ہے)۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾

24-اور اسے جو کچھ غیب سے ملتا ہے وہ اس پر بخیلی کرنے والا نہیں ہے (یعنی جو کچھ اسے وحی کے ذریعے ملتا ہے وہ اسے اپنی ذات تک محدود نہیں رکھتا۔ وہ اسے نہایت کشادہ ظرفی سے دوسروں تک بھی پہنچاتا ہے اور سب کو اس میں شریک ہونے کی دعوت دیتا ہے)۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾

25-اس لئے (یاد رکھو کہ) یہ کلام کسی رد کیے گئے شیطان کا نہیں ہے (جو حقیقت سے دُور دھوکہ وفریب ہو)۔

فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾

26-چنانچہ (جب حقیقت یہ ہے تو پھر اے انسان! غور کرو کہ تم اس قسم کے ضابطۂ احکام وقوانین کو چھوڑ کر) کدھر چلے جا رہے ہو؟

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾

27-(اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ کسی خاص گروہ یا خاص قوم) کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ تمام اقوامِ عالم کے لئے ضابطۂ حیات ہے۔

(**نوٹ**: سیاق وسباق کے لحاظ سے یہاں ذکر سے مراد قرآن یعنی نازل کردہ ضابطۂ حیات ہے)۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾

28-اس لئے تم میں سے (یعنی نوعِ انساں میں سے جو قوم بھی) مناسب سمجھے اس کے ذریعے درست اور متوازن

طریقے اختیار کر لے۔

وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۹﴾ؑ

29-اور (اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے انفرادی مفادات کو ایک طرف رکھ کر وہی کچھ چاہو جو اللہ کے احکام و قوانین کا تقاضا ہے، 5/16 یعنی) یہ کہ سوائے اُس بات کے جسے سارے عالمین کی نشو ونما کرنے والا اللہ چاہے تم کوئی اور بات نہ چاہو (یعنی اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی کے ساتھ ہم آہنگ کر دو، 76/30)۔

(یہ نوٹ جنات کے بارے میں صفحہ 1304 کا تسلسل ہے)

بہر حال' قاری اپنے ذہن اور تحقیق کے مطابق یہاں دی گئی تحقیق سے متفق بھی ہو سکتا ہے اور اِسے مسترد بھی کر سکتا ہے۔ البتہ جنوں کا انسانوں کو چمٹنا یا جنوں کو گرفتار کر لینا یا ان سے منسلک ادبی اور مذہبی داستانیں صرف داستانیں ہی محسوس ہوتی ہیں جن کا مرکزی طور پر تعلق انسانی خوف' فریب' تکبر اور نفسیات سے محسوس ہوتا ہے۔ البتہ ایسا بھی ہے کہ آیت 27:17 کے مطابق اللہ نے حضرت سلمانؑ کی انسانوں اور جنوں سے مدد کی۔ اور آیت 8:12 کے مطابق اللہ نے حضرت محمدؐ کی انسانوں اور فرشتوں سے مدد کی۔ بہر حال' یہ اللہ کا طریقہ اِنسانوں کی عقل سے باہر ہے کہ وہ نبیوں کے علاوہ بعض انسانوں کی بھی ایسی مخلوقات سے مدد کرتا آ رہا ہے جو انسان کی نگاہوں اور ادارک سے اوجھل ہیں۔

بہر حال' روح' ملائکہ' جنات' انسان یہ سب علیحدہ علیحدہ مخلوقات ہیں اور جنات قطعی طور پر انسانوں کے گروہ نہیں ہیں بلکہ ان دونوں کو آیت 51:56 کے مطابق صرف اِس لیے تخلیق کیا گیا تا کہ یہ اللہ کے احکام و قوانین پر مکمل طور پر عمل کریں۔ تاہم انسان ادبی لحاظ سے روح' فرشتوں اور جنات کو انسانوں میں بعض افراد کی صفات و اعمال کی بنیاد پر اُن کے لیے ان مخلوقات کو محاورے کے طور پر بھی استعمال کرتا آ رہا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ محاوروں کی بناء پر اِن مخلوقات کو انسان سے علیحدہ مخلوقات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جائے)۔